سوال

(318)یکجائی تین طلاقوں کے اثبات میں دعوی اجماع کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث کے بعد یکجائی تین طلاقوں کے وقوع کے اثبات میں اجماع امت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے ۔ اور بڑے دھڑلے سے لکھا اور کہا جاتا ہے کہ یکجائی تین طلاق کے طلاق مغلظہ بائنہ ہونے پر اجماع قائم ہوچکا ہے ،اس لئے اس کے خلاف فتوی دینا اور یکجائی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق ٹھہرانا غلط اور باطل ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یکجائی تین طلاقوں کے تینوں واقع ہوکر مغلظ ہوجانے پر اجماع کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ۔ اجماع کا کوئی ثبوت فی الواقع موجود نہیں بلکہ واقع یہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کا تین شمار کئے جانے پر امت کا اجماع کبھی بھی نہیں ہوا۔ ہاں طلاق دینے والوں کے حالات کو سامنے رکھ کر کبھی صحابہ نے ایک طہر کی تین طلاقوں کو لازم کردیا اور کبھی اسے ایک قرار دیا ہے ۔ بلکہ اسکے برخلاف عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ، عہد صدیقی اور حضرت عمر کے خلافت کے ابتدائی دو تین برسوں تک تو اجماع اسی پر رہا کیا کہ یکجائی تین طلاقیں ایک شمار ہوگی ۔ اور حضرت عمر کے اس تعزیری حکم کے بعد صحابہ کرام طلاق دہندہ کے حالات کے پیش نگاہ رکھ کر کبھی تین کو تین شمار کرتے اور کبھی ایک قرار دیتے ، جیسا کہ عبداللہ بن عمر سے دونوں قسم کا فتویٰ منقول ہے ۔ حضرت علی ، عبداللہ بن مسعود ، زبیر بن عوام ، عبدالرحمٰن بن عوف ، ابو موسیٰ اشعری یکبارگی تین طلاقوں کو ایک رجعی ہی شمار کرتے تھے ۔

امام ابو حنیفہ کے دو قول

خود امام بو حنیفہ سے س مسئلہ میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ یک رجعی طلاق پڑتی ہے ، جیسا کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے شاگرد امام محمد بن مقاتل رازی حنفی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے ۔

حکاہ محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفہ

امام مالک کے بھی دو قول ہیں ۔ مولانا عبدالحی نے طلاق ثلاثہ کے بارے میں چار قول نقل کئے ہیں فرماتے ہیں : والقول الثانی انہ اذا طلق ثلاثا تقع واحدة رجعیة وھذا ھو المنقول عن بعض الصحابة وبہ قال داوٗد الظاہری واتباعہ وھو احد القولین لمالک واصحاب احمد انتصر لھذا لمذھب ابن تیمیة الحنبلی فی تصانیفہ وتلمیذہ فی کتابہ زاد المعاد واغاثة اللھفان وغیرھما من تبعھما

(1)اغاثة اللفھان لابن القیم ص 157 طبع مصر التعلیق علی الدارقطنی ج 4 ص 48.

لیجئے جناب دعویٰ اجماع میں تو خود حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے خود دراڑیں پیدا کر دی ہیں ۔

3۔ امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء امام محمد بن اسماعیل بخاری اس زیر بحث مسئلہ کو مختلف فیہ قرار دیتے ہوئے اپنی الجامع الصحیح میں یوں تبویب قائم فرماتے ہیں ۔ باب من جوز الطلاق الثلاث ۔ صحیح بخاری ج 2 ص ۔ جس نے تین طلاق کو جائز قرار دیا ۔ حافظ ابن حجر اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں : وفی الترجمۃ اشارۃ الی ان من السلف من لم یجز وقوع الطلاق الثلاث ۔ فتح الباری ج 9 ص 362 ۔ اس ترجمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علماء سلف میں ایسے علماء بھی ہیں جو یکجائی تین طلاقوں کے قائل نہیں ۔

پھر اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آگے ارقام فرماتے ہیں :

الرابع أنہ مذھب شاذ فلا یعمل بہ وأجیب بأنہ نقل عن علی وابن مسعود وعبد الرحمٰن بن عوف والزبیر مثلہ نقل ذالک ابن مغیث (فی کتاب الوثائق لہ) وعزاہ لمحمد بن وضاع ونقل الفتوی بذالک عن جماعۃ من مشائخ قرطبۃ کمحمد بن تقی بن مخلد ومحمد بن عبد السلام الخشنی وغیرھما ونقلہ ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس وکعب وطاوس وعمر بن دینار و بتعجب من ابن التین حیث جزم بان لزوم الثلاث لا اختلاف کما تریٰ ۔ (2) عمدۃ الرعایۃ ج 2 ص 81

من قال إذا طلق ثلاثا مجموعۃ وقعت واحدۃ وھو قول محمد بن إسحاق صاحب المغازی .. (3) فتح الباری ج 9 ص 263 طبع قدیمی ج 9 ص 454.

امام طحاوی حنفی شرح معانی الآثار میں تصریح فرماتے ہیں :

فذھب قوم إلی أن الرجل إذا طلق إمراتہ ثلاثا معا فقد وقعت علیھا واحدۃ إذا کان فی وقت السنۃ وذلک أن تکون طاھرۃ فی غیر جماع واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث ج 2 ص 31

یہ بھی مخفی نہ رہے کہ امام طحاوی امام بخاری کے معاصر اور امام ابن تیمیہ سے پہلے کے محدث ہیں ۔ یعنی امام طحاوی کے عہد تک بھی اس مسلک کے قائل اتنے تھے کہ انہیں قوم (یعنی گروہ) سے تعبیر کیا جاتا تھا ۔

نامور مفسر علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں ایک مستقل فصل کے عنوان سے اس مسئلہ کا ذکر کیا ہے ۔ فرماتے ہیں : وذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيثٍ الطُّلَيْطِلِيُّ هذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي وَثَائِقِهِ فَقَالَ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ إِجْمَاعِهِمْ عَلَى أَنَّهُ مُطَلِّقٌ، لَمْ يَلْزَمُهُ الطَّلَاقِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ: يَلْزَمُهُ طَلْقَةٌ وَاحِدَةٌ، وَقَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، . وقال الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَوْفٍ وَرُوِّينَا ذَلِكَ كُلَّهُ عَنِ ابْنِ وَضَّاحٍ، وَبِهِ قَالَ مِنْ شُيُوخِ قُرْطُبَةَ ابْنُ زِنْبَاعٍ شَيْخُ هُدَيٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ تَقِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الْحُسَنِيُّ فَرِيدُ وَقْتِهِ وَفَقِيهُ عَصْرِهِ وَأَصْبَغُ بْنُ الْحُبَابِ وَجَمَاعَةٌ سِوَاهُمْ (تفسیر قرطبی پارہ 2)

امام رازی شافعی اپنی تفسیر کبیر الطلاق مرتان کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں :

ثُمَّ الْقَائِلُونَ بِهذَا الْقَوْلِ اخْتَلَفُوا عَلَى قَوْلَيْنِ الْأَوَّلُ :

وَهُوَ اخْتِيَارُ كَثِيرٍ مِنْ عُلَمَاءِ الدِّينِ، أَنَّهُ لَوْ طَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَا يَقَعُ إِلَّا الْوَاحِدَةُ، وَهذَا الْقَوْلُ هُوَ الْأَقْيَسُ، لِأَنَّ النَّهْيَ يَدُلُّ عَلَى اشْتِمَالِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ عَلَى مَفْسَدَةٍ رَاجِحَةٍ، وَالْقَوْلُ بِالْوُقُوعِ سَعْيٌ فِي إِدْخَالِ تِلْكَ الْمَفْسَدَةِ فِي الْوُجُودِ وَأَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ، فَوَجَبَ أَنْ يُحْكَمَ بِعَدَمِ الْوُقُوعِ

امام رازی کی اس وضاحت سے دو باتیں کھل کر سامنے آگئی ہیں ۔ ایک یہ مسلک زیادہ قرین قیاس ہے ، دوسری یہ شاذ مسلک نہیں بہت سے علمائے دین کا ہے ۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی اس مسلک کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ذَہب طَاوُوس وَمُحَمد بن إِسْحَاق وَالْحجاج بن أَرْطَاة وَالنَّخعِيّ وَابْن مقَاتل والظاہرية إِلَى أَن الرجل إِذا طلق امْرَأَته ثَلَاثًا مَعًا فقد وَقعت عَلَيْهَا وَاحِدَة، وَاحْتَجُّوا بِحَدِيث أَبِي الصَّهْبَاء (1) عمدة لقاری

امام محمد بن علی الشوکانی اس مسلک کے قائلین کے نام پیش کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

ذھب طائفۃ من اَھل العلم اِلی اَن الطلاق لایتبع الطلاق بل یقع واحدۃ فقط وقد حکا ذلک صاحب البحر عن اَبی موسیٰ روایۃ عن علی وابن عباس الخ

کہ اہل علم کا ایک طائفہ اس طرف گیا ہے کہ طلاق پر طلاق ،یعنی تابڑا توڑ طلاق واقع نہیں ہوتی ۔ صاحب بحر زخار حضرت ابو موسیٰ اشعری ، حضرت علی ،ابن عباس ،طاؤس ،عطاء ، جابر بن زید ،ہادی ،قاسم ، باقر ،ناصر احمد بن عیسیٰ ،عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ ،زید بن علی ،متاخرین میں سے ابن تیمیہ ،ابن قیم اور محققین کی ایک جماعت کا یہی مسلک نقل فرمایا ہے ۔ابن مغیث نے اپنی کتاب الوثائق میں محمد بن وضاح کا یہی مسلک نقل کیا ہے اور مشائخ قرطبہ محمد بن بقی ،محمد بن عبدالسلام وغیرھما کا یہی فتویٰ نقل کیا ہے اورابن منذر نے ابن عباس کے اصحاب عطاء طاؤس اور عمر بن دینار کا بھی یہی مسلک ذکر کیا ہے ۔ نیل الاوطار ج6 ص231

لیجئے جناب یہ ہے اصلیت اس اجماع کی جس پر ہمارے کرم فرمااپنے مسلک حی بنیاد پر مخالفین کت مسلک کو باطل اور خارق اجماع بتلاتے چلے جارہے ہیں ۔ مزید تفصیل کےلئے شیخ الاسلام ابن القیم کی کتاب اعلام الموقعین ،اغاثۃ اللفھان اوراحمد آباد انڈیا کے سیمنار کی روئیداور علمائے احناف اور علمائے حدیث کی متفقہ آراء کی طرف مراجعت فرمائیں ۔اب رہے صحابہ کے مختلف اقوال توان کا اصولی جواب یہ ہے کہ فلما اختلف الصحابۃ فوجب الرجوع الی المرفوع ۔ (1) باب الجمعۃ فی القری ۔فتح الباری شرح صحیح البخاری ج2 ص303

ایک طلاق رجعی ہونے کی احادیث

اوپر کی تفصیلی گفتگو سے یہ بات صاف ہو چکی کہ یکبار گی تین طلاق دینے سے طلاق مغلظہ بائنہ واقع ہو جاتی ہے ۔ یہ بات نہ کتاب اللہ سے ثابت ہے اور نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اس پر کبھی امت کا اجماع ہوا ہے ۔ اس کے بعد مزید کسی بحث کی فی الواقع ضرورت باقی نہیں رہتی ،تاہم ایجابی طور پر دو حدیثیں ایسی صحیح اور صریح ہیں ،جنھوں نے اس متنازعہ فیہ مسئلہ کا فیصلہ کرکے رکھ دیا ہے ۔

1 ۔ عَن ابن عَبَاسٍ قَالَ کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَھدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم وَأَبِی بَکرٍ وَسَنَتَینِ مِن خِلَافَۃِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَۃً فَقَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ استَعجَلُوا فِی أَمرٍ کَانَت لَھُم فِیہِ أَنَاۃٌ فَلَو أَمضَینَاہُ عَلَیہِم فَأَمضَاہُ عَلَیہِم (2) صحیح مسلم کتاب الطلاق ج1 ص 477 ۔ مسند احمد بن حنبل ج4 ص314 ورواہ الحاکم ج2 ص191 ونیل الاوطار ج6 ص 232

یہ روایت مختلف اسناد سے صحیح مسلم اور دوسری کتب احادیث میں باختلاف یسیر مروی ہے ۔ روایتا اس حدیث ک صحیح ہونے میں کلام کی کوئی گنجائش نہیں ۔ یہ حدیث اپنے اس مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیث کے عہد اور خلافت فاروقی کے دو برسوں تک (بعض روایتوں میں تین برسوں تک) یکجائی تین طلاقیں ایکرجعی طلاق شمار ہوتی تھی ۔ جب فاروق اعظم نے دیکھا کہ لوگ بجائے اس کے کہ اللہ تعالی کی بخشی ہوئی مہلت اور سہولت کا فائدہ اٹھاتے اور مجلس واحد میں ایک طلاق پر اکتفا کرتے ۔ انہوں نے اکٹھی تین طلاقیں دینے کو معمول بنالیا اور طلاق کے غیر شرعی طریقہ پر اصرار کررہے ہیں تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ لوگوں پر تین طلاقیں نافذ کردی جائیں ۔ پھر انہوں نے بحیثیت خلیفہ ہونے کے یہ حکم جاری کردیا ۔ حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے اس مفہوم کے مطابق عہد نبوی ،عہد صدیقی اور خلافت فاروقی کے ابتدائی دو برسوں کا تعامل سامنے آتا ہے کہ یکبارگی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق باور کیا جاتا تھا ۔

قائلین طلاق ثلاثہ نے اس صحیح حدیث کے متعدد جوابات دیئے ہیں ۔

(جواب)اول : یہ حکم غیر مدخول کے ساتھ خاص ہے کہ جیسا کہ ابو داؤد نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے ،کیونکہ وہاں تصریح ہے یہ حکم غیر مدخول کا تھا اب یہ حکم جو خاص ہے اس کو عام بتانا کسی طرح درست نہیں ۔

اَما ھذہ الروایۃ التی لابی داوٗد فضعیفۃ رواھا ایوب عن قوم مجھولین عن طاوٗس عن عباس فلا یحتج بھا واللہ اَعلم. (1) نووی شرح مسلم ص448ج1

(جواب)ثانی : یہ حدیث منسوخ ہے۔ جواب الجواب !

علامہ ماذری کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو حقائق کی خبر نہیں ان کا خیال ہے کہ یہ حکم پہلے تھا ، پھر منسوخ ہوگیا۔ ماذری نے کہا یہ موٗقف واضح طور پر غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عمر منسوخ نہیں کی سکتے اور اگر وہ حاشا وکلا منسوخ کرتے تو صحابہ فورا انکار کرتے اور اگر قائل کا منشا یہ ہے کہ یہ حکم رسول اللہ کے دور میں منسوخ ہوگیا تھا تو یہ بات غیر ممکن نہیں ، لیکن یہ بات ظاہر حدیث کے خلاف جاتی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو روای کےلئے جائز نہ ہوتا کہ وہ خلافت ابو بکر وخلافت عمر کے ابتدائی دور میں اس حکم کے باقی اور نافذ رہنے کی خبر دیتا۔ (2) شرح نووی ج1ص478(سبل السلام ج3ص172

مزید برآں حضرت عمر کے فیصلے کے الفاظ اس جواب کو قبول نہیں کرتے ۔ آپ نے فرمایا : ان الناس قد استعجلوا فی آمر کانت لھم فیہ اناہ۔

(جواب(ثالث : ایسا اہم حکم ہو اور صرف ابن عباس اس کے راوی ہوں یہ بڑے تعجب کیا بات ہے ۔ جواب الجواب ۔ امام محمد بن اسماعیل الامیر الکحلانی اس کے رد میں لکھتے ہیں :

ھذا مجرد اِستبعاد فاَنہ کم من سنۃ وحادثۃ اِنفرد دھا راو ولا یضر سیما ابن عباس بحر الاَمۃ (3)

جواب الجواب 2۔ حدیث کے الفاظ اس جواب کو قبول نہیں کرتے ۔

أَتَعْلَمُ أَنَّمَا «كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً» قَالَ نَعَمْ (صحیح مسلم ج1ص478)

"کیا آپ کو علم نہیں کہ تین طلاق کو ایک طلاق بنا دیا جاتا ہے تو ابن عباس نے فرمایا : ہاں ۔،، اگر تین طلاق کا سرے سے رواج ہی نہ تھا تو ایک کیوں بنا یا جاتا تھا ۔

اس لئے صاحب روح المعانی علامہ محمود آلوسی کو یہ کہنا پڑا فھوتاویل بعید لا جواب حسن فضلا عن کونہ احسن ۔ روح المعانی ص137

(جواب) خامس : اس حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ دلیل تو تب ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا۔ اور آپ اس سے منع نہ فرماتے۔

جواب الجواب ۔ حافظ ابن حجر اسکے در میں لکھتے ہیں : بان قول الصحابی کنا نفعل کذا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیکہ وسلم فی حکم الرفع علی الراجع حملا علی انہ اطلع علی ذلک فاقرہ لتوفر دوا عیھم علی السوال عن جلیل الاحکام وحقیرھا (1)فتح الباری ج9ص365

(جواب)سادس : اجماع ۔ حضرت عمر بن خطاب کے عہد میں یکبار گی تین طلاق تین ہی مانی جائے گی جواب الجواب ۔ اجماع کی حقیقت امام ابو حنیفہ ، امام مالک ، امام بخاری ، امام بن حجر ، امام رازی ، حافظ عینی حنفی ، امام شوکانی اور امام طحاوی حنفی ، مولانا عبدالحی لکھنوی کے حوالہ جات اور تصریحات کے ساتھ اس اجماع کی حقیقت طشت ازبام ہوچکی ہے ۔

(جواب) سابع : صحابہ کرام کا عمل اس حدیث کے خلاف ہے ۔

جواب الجواب ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ، حضرت علی ، حضرت زبیر بن عوام ، ابن مسعود ، ابن عباس ، حضرت عبدالرحمان بن عوف اور دوسرے ایک ہزار سے زائد صحابہ اسے کے قائل ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی تھی ۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں :

وھذا حال کل صحابۃ من عھد الصدیق الی ثلاث سنین من خلافۃ عمر بن الخطاب طلاق الثلاث واحدۃ وھم یزیدون علی الالف قطعا (2) اغاثۃ اللفھان ۔ ج1ص157اور التعلیق المغنی

ج4ص47اور48

دوسرا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے مقابلہ میں کس امتی کا قول حجت نہیں۔ لاحجۃ احد دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ اللہ البالغہ۔ اور یہ ہے حقیقت ہے اس حدیث صحیح کے فرضی اور تار عنکبوت سے کمزور تر جوابات کی-والحمدللہ علی ذلک

حدیث ثانی۔ حدثنا سعد بن ابراھیم حدثنا ابی محمد عن محمد بن إسحاق، حدثني داود بن الحصين عن عكرمة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، قال : طلق ركانة بن عبد يزيد-امرأته ثلاثاً في مجلس واحد، فحزن حزناً شديداً، قال : فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم : "كيف طلقتها؟ " قال : طلقتها ثلاثاً، فقال : "في مجلس واحد؟ " قال : نعم، قال : "فإنما تلك واحدة، فأرجعها إن شئت"، قال : فراجعها،

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو یکجائی تین طلاقیں دے دیں بعد میں سخت غمگین ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنی بیوی کیسے طلاق دی؟ تو انہوں نے عرض کیا ''طلقتھاثلاثا، ، کہ میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''فی مجلس واحد کہ ایک ہی مجلس میں؟ عرض کیا !ہاں، فرمایا انماتلک واحدۃ فارجعھا ان شئت۔ یہ ایک ہی طلاق ہے آپ چاہیں تو رجوع کر سکتے ہو۔،، تو انہوں نے اپنی یکجائی مطلقہ ثلاثہ بیوی سے رجوع کرلیا۔

قال احمد شاکر اسنادہ صحیح ورواہ ایضا فی المختار کما نقلہ ابن القیم فی اغاثۃ الفھان ص158 ورواہ ابو یعلی والبیھقی۔ مسند احمد مع تعلیق احمد شاکر ج4 ص132 وقال الشیخ الاسلام الحافظ بن حجر اخرجہ احمد وابو یعلی وصحہ من طریق محمد بن اسحاق وھذا الحدیث نص فی المسئلۃ لا یقبل التاویل الذی فی غیر ہ من الروایات الاتی ذکرھا فتح الباری ج9ص312 وطبع جدید ص362 وقال لامام المحقق الدقق الشوکانی اخرجہ احمد وابو یعلی وصحہ والحدیث نص فی محل النزاع (نیل الأوطارج6ص1233)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص780

محدث فتویٰ